29اپریل2015ء

کے اے ایس بی بینک کے معاملے کے بارے میں اسٹیٹ بینک کی وضاحت

بینک دولت پاکستان ایک قومی ادارہ ہے اور قانون کی پاسداری اس کا اہم قومی فریضہ ہے۔ اپنے اس فریضے کو نبھاتے ہوئے اسٹیٹ بینک بینکوں کی صحت کو بھی وقتاً فوقتاً جانچتا ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ بینکوں میں پیسہ رکھوانے والے کھاتے داروں یعنی ڈپازیٹرز کا اعتماد برقرار رکھنا بھی ہے۔

اسٹیٹ بینک کی آئینی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ جب کوئی سرمایہ دار کسی بھی بینک میں ایک خاص شرح سے زیادہ حصص خریدنا چاہے تو وہ اس کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد اس کی اجازت دے تاکہ اس امر کا اطمینان کرلیا جائے کہ جس سرمایہ دار کو بینک کا لائسنس دیا جارہا ہے وہ اس کی ذمہ داریاں نبھانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

گزشتہ پانچ برسوں سے خسارے کا سامنا کرنے کی وجہ سے KASB بینک کی ایکویٹی اسٹیٹ بینک کی مقررہ کردہ ایکویٹی کی سطح کے مقابلے میں بہت کم ہوچکی تھی جس کی بنا پر اسٹیٹ بینک کو KASB بینک کی ادائیگیوں پر التوا کے نفاذ کے لیے وفاقی حکومت سے درخواست کرنی پڑی۔ علاوہ ازیں، KASB بینک نے نظم و نسق سے متعلق مختلف معاملات میں بھی کوتاہی کا مظاہرہ کیا۔

بینک کے کھاتے داروں کے تحفظ کے لیے اسٹیٹ بینک KASB بینک کے مسئلے کو قانون کے مطابق حل کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

اس سلسلے میں چین کے ایک سرمایہ دار ادارے کے بارے میں مختلف چینلز پر جو سوالات اٹھائے جارہے ہیں اور جن شکوک وشبہات کا اظہار کیا جارہا ہے وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔

اسٹیٹ بینک ہر حصص دار کی قانون اور اسٹیٹ بینک کے وضع کردہ ضابطوں کے مطابق جانچ پڑتال کرتا ہے۔ جو اس معیار پر پورا نہیں اترتا اسے بینک کے حصص (ایک خاص شرح سے زیادہ جو کہ موجودہ 5 فیصد ہے) خریدنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

جس چینی سرمایہ کار کا تذکرہ ہورہا ہے انہوں نے جب اسٹیٹ بینک سے مارچ کے اوائل میں KASB بینک کے سلسلے میں رابطہ کیا تو انہیں بینک کے معروضی حالات کے ساتھ ساتھ جانچ کے معیار کے متعلق مکمل آگاہی بھی فراہم کی گئی۔

اس کے ساتھ انہیں بینک میں سرمایہ کاری کی ضرورت کے بارے میں بھی بتایا گیا۔ لیکن ہمارے بار بار واضح کرنے کے باوجود مذکورہ سرمایہ کار اپنے کوائف جمع نہیں کرواسکا۔

ان حالات میں ایسے سرمایہ کار کو جس کے حقیقی مالکان کا بھی علم نہیں ہے بینکنگ سیکٹر میں قبول کرنا مناسب عمل نہیں ہے۔

گو کہ اس سرمایہ کار نے 13 مئی تک کچھ رقم جمع کرانے کی تجویز پیش کی تھی لیکن بینک کے ڈپازٹس کو اور اس کی کم از کم سرمائے کی شرط (MCR) کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ رقم انتہائی قلیل تھی۔ مزید برآں، یہ سرمایہ کہاں سے آئے گا، اس کے بارے میں کوئی آگاہی یا معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) کا اسٹیٹ بینک سے زیادہ کوئی متمنی نہیں ہوسکتا لیکن مروجہ اصول اور ضابطے کے تحت ہی یہ سرمایہ کاری قبول کی جاسکتی ہے۔

**